

تھا ان کے خواص نفس کو کہ پہچانیں اکثر چیزیں امت کے حال کی پس فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت کی آگاہی کے واسطے ان کو تھکان فیمین قبلكم محدثون الحديث وقال لو كان بعدي نبي لكان عمر هذا وقد آتاني ربي من هذا الباب نصيبا ففهمني مشارب الناس في قربتهم من ربهم فمن تلك الحضرة ان الناس لا يعتد بقربته حتى يعرف نور الطهارة ويعرف نقده ويعرف الحجاب المسدل بينه وبين هذا النور من الطبيعة ويعرف كيفية قصر الطبيعة والالتجاء الى مباشرة امور علاجه وهيات نفسانية تعيد اليه ما فقد يجرب كل ذلك من نفسه ويحيط بنفسه من هذه المجهة علما وحتى يعرف لذة المناجات في السجدة ويعرف كيف رقت روحه وصفت في تلك الحالة وارتفع بينها وبين الله الحجاب فصارت مشافهة

تھا ان کے خواص نفس کو کہ پہچانیں اکثر چیزیں امت کے حال کی پس فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت کی آگاہی کے واسطے ان کو تھکان فیمین قبلكم محدثون الحديث وقال لو كان بعدي نبي لكان عمر هذا وقد آتاني ربي من هذا الباب نصيبا ففهمني مشارب الناس في قربتهم من ربهم فمن تلك الحضرة ان الناس لا يعتد بقربته حتى يعرف نور الطهارة ويعرف نقده ويعرف الحجاب المسدل بينه وبين هذا النور من الطبيعة ويعرف كيفية قصر الطبيعة والالتجاء الى مباشرة امور علاجه وهيات نفسانية تعيد اليه ما فقد يجرب كل ذلك من نفسه ويحيط بنفسه من هذه المجهة علما وحتى يعرف لذة المناجات في السجدة ويعرف كيف رقت روحه وصفت في تلك الحالة وارتفع بينها وبين الله الحجاب فصارت مشافهة

اس روح کے اور اللہ کے درمیان تھا تو ہو گیا مشافہ بسبب مناجات کے جیسا آنکھوں سے دیکھا اور پہچانے اس امر کو کہ کیونکہ پردہ پڑتا ہے اس کے قلب پر بعد اس کے اور کیونکر دفع ہو جاتا ہے ساتھ التجا کے شروع سے اور بے بست بدنی اور نفسانی پر لاتی ہے اس شے کو جو گم ہو گئی تھی اور یہاں تک کہ پہچانے یقین کو یعنی جمع خاطر کی طرف اور اعتماد اللہ پر اور پہچانے کہ متضرع ہوتا ہے اس خلت پر تضرع بیچ دعا کے واسطے بہتری دنیا اور آخرت کے اور پناہ مانگنے فتنوں سے اس امر کی معرفت سے کہ اعمال و اخلاق اس کے اور اعمال و اخلاق اس کے سوا کے اور مصائب زمانی کے اس کے ساتھ ہیں نہیں سب اللہ کے ہاتھ ہیں جو خدا چاہتا ہے سو کرتا ہے اور پہچانے کہ یہ خلت اسے کیا ہدایت کرتی ہے استغفار سے ہر شے سے جو اس پر وارد ہو اور بے قراری سے طرف دعا کے اور پناہ مانگنی مضطرب ہو کر جہت معرفت سے اور پہچانے کہ کیا اللہ نے اس کے واسطے مہیا کیا ہے دنیا و آخرت میں اس چیز میں جس سے رجوع ہو طرف قربت کے اور جنت بہتر ہے لذات فانیہ جسمانیہ سے اور یہاں تک کہ

بالمناجاة کانه رای العین و يعرف کیف یغان علی قلبه بعد ذلک و کیف یدفع ذلک بالالتجاء الی کلمات تخشیعته و هیات بدنیه و نفسانیة تعید الیه ما فقدہ و حتی یعرف الیقین ای انجماع الخاطر الی اللہ الاعتماد علیہ و یعرف ما یتفرع علی هذه الخل من لنسحاح فی الدعاء الخیر الدنیا والاخرة ونعوذ من الفتن من جهة المعرفة ان اعماله و اخلاقه و اعمال غیره و اخلاقه و مصائب الزمان کلها لیست بیده انما هی بید اللہ یفعل ما یشاء و یعرف ما یمهدی الیه هذه الخلقة من الاستخارة فی کل ما یرد علیہ و الفرع الی الدعاء و التعوذ اضطرارا من جهة معرفة و یعرف ان ما اعده اللہ فی الدنیا و الآخرة فیما یرجع الی القرنة واجنة خیر من اللذات الفانیة الجسمانیة و حتی یعلم حجاب الطبیعة و کیف یغلب علیہ

جان لے حجاب طبیعت کا اور وہ کیونکہ اس پر غالب آجاتا ہے اور کیونکہ اس کے نور کو فاسد کر دیتا ہے اور اطمینان کو پھر کیونکہ علاج کیا جاوے غلبہ طبیعت کا اور پہچانے حجاب رسم و سوء معرفت کا پس جس شخص نے ان امور کو اپنے نفس سے پہچان لیا اگرچہ بقدر حوصلہ اپنے نفس کے تو وہ شخص مقرب ہے اور اس کے قلب میں ایمان کی بشارت داخل ہوئی پس اپنے پر لازم سمجھ لے کہ تو اپنے نفس کا طبیب ہو اور خبردار ان علوم کو پس پشت نہ کیجو **مشہد آخر** اطلاع دی مجھے اللہ سبحانہ نے روح کی حقیقت پر کہ بیشک روح وہ شے ہے کہ اس کے بدن سے جدا ہونے سے انسان مر جاتا ہے اور اسی سے حس و حرکت و حیات ہے اور اس کے طبقے اور لطائف میں اقرب بدن میں اس کا جسم ہوا ہے کہ جس کا مقابلہ قلب میں ہے پھر وہ منتشر ہوتا ہے بدن میں اور اٹھاتا ہے قوت دراکہ اور طبیعت کو پھر ایک حقیقت مثالیہ ہے اور وہ وہ ہے کہ منعقد ہوتی ہے عالم ناسوت میں ظاہر ہونے سے پہلے اور اسی سے لیا گیا ہے

هذا الحجاب وكيف يفسد عليه نوره واطمينانه ثم كيف يعالج بقهر الطبيعة ويعرف حجاب الرسم وسوء المعرفة فمن عرف هذه الامور من نفسه ولو بقدر خويصة نفسه فهو الذي يعتد بقرينه وهو الذي دخل في قلبه بشاشته الايمان فعليك ان تكون طبيب نفسك واياك ان تاخذ هذه العلوم ظهريا مشهد آخر اطلعني الحق سبحانه على حقيقة الروح انما هي ما يموت الانسان بانفكاكه عن البدن وما به الحس والحركة والحياة ولها طبقات ولطائف اقربها الى البدن جسم هوائي يتكون في القلب ثم ينتشر في البدن ويحمل القوى الدراكة والطبيعة ثم حقيقة مثالية وهي التي انعقدت قبل ظهور تكوينه في الناسوت ومنها اخذ الميثاق ثم حقيقة روحية وهي حصة من

حصہ ہے صورت انسانیت کا ایسی صورت انسانی کہ مکنتف ہے عوارض مشخصہ سے جو قوائے افلاک و عناصر سے مقتضی ہیں واسطے احکام اس کے پھر صورت انسانیہ ہے قطع نظر مشخصات سے پھر صورت حیوانیہ ہے پھر صورت نامویہ ہے پھر صورت جسمیہ ہے، پھر حصہ ہے طبیعت کلیہ سے پھر انبساط ہے حکم باطن الوجود کا لوح خارج پر تو جو شخص کہے کہ روح جسم لطیف ہے حلول کئے ہوئے بدن میں جیسا حلول گل کا کوئلے میں تو وہ سچ کہتا ہے اور جو کہے کہ روح مجرد ہے وہ بھی سچا ہے اور جو شخص کہے کہ روح قدیم ہے وہ بھی صادق ہے اور جو شخص کہے کہ روح حادث ہے وہ بھی صادق ہے لکل وجہ ہو مولیہا لیکن یہ امر پوشیدہ نہ ہے کہ اقتصار تصور ہے تحقیق قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوة مستجابة فتعجل کل نبی دعوتہ وانی احتبأت دعوتی شفاعۃ لامتی ان قلت کل نبی لہ دعوات مستجابة وكذلك لبینا صلی اللہ علیہ وسلم دعوات كثيرة مستجابة كما وقع فی

الصورة الانسانية مكتنفة بعوارض مشخصة من قوى الافلاك والعناصر مقتضية لاحكام خاصة ثم صورة انسانية مع قطع النظر عن الشخصيات ثم صورة حيوانية ثم صورة ناموية ثم صورة جسمية ثم خصه من الطبيعة الكلية ثم انبساط حکم باطن الوجود على لوح الخارج فمن قال ان الروح جسم لطيف حل في البدن كحلول النار في الفحم فهو صادق ومن قال انها مجرد فهو صادق ومن قال انها قديمة فهو صادق ومن قال انها حادثة فهو صادق لكل وجهة هو مولیہا لیکن لا یخفی ان الاقتصار قصور تحقیق قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوة مستجابة فتعجل کل نبی دعوتہ وانی احتبأت دعوتی شفاعۃ لامتی ان قلت کل نبی لہ دعوات مستجابة وكذلك لبینا صلی اللہ علیہ وسلم دعوات كثيرة مستجابة كما وقع فی

استسقاء اور بیشمار موقعوں میں تو کون سی دعا کی طرف اشارہ ہے اس حدیث شریف میں کیونکہ اس کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک دعا ہے واسطے ہر نبی کے تو میں بتاؤں تم کو کہ یہ خاص کسی مطلب کے رغبت کی دعا نہیں ہے بلکہ جب بھیجا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی اپنے بندوں پر لطف اور رحمت کے واسطے تو بندوں کا حال دوام سے خالی نہیں یا اس نبی کے مطیع ہونے تو یہ ان کی حق میں افاضہ برکات کا ہوا یا نہ ایمان لائے اس پر تو وہ مہربانی و رحمت قہر و عذاب ہو گیا ان پر اور دونوں صورتوں میں نبی کے دل میں یہ بات ڈالی جاتی ہے کہ ان کے واسطے دعائے خیر کرے یا دعائے بد کرے تو وہ دعا واحد ہے واسطے ہر نبی کے جو اللہ کے لطف سے پیدا ہوتی ہے جس کے واسطے اسے بھیجا تھا لیکن جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیا اپنے نفس سے اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ارادہ کیا ان کے بھیجنے سے فقط دنیا میں ان پر مہربانی کرنے کا بلکہ ارادہ کیا اس کے ساتھ قیامت کے دن عام رحمت کرنے کا اور

الاستسقاء وفى مواضع لا نحصى فالى اى دعوة اشار فى هذا الحديث او يعلم من السباق انها دعوة واحدة لكل نبى قلت هذه الدعوة ليست دعوة رغبة خاصة فى شئ من الطالب بل كلما بعث الله تعالى رسولا لطفا بعباده ورحمة لهم فلا يخلوا حال العباد من امرين اما ان يطيعوه فيفيض ذلك فى حقهم افاضة بركات عليهم او يعصوه فينقلب ذلك اللطف مقنا وسخطا وغصبا وفى كل من الحالين يلهم النبى الهام نفث فى الروح ان يدعو لهم او عليهم فتلك دعوة واحدة لكل نبى ناشية من اللطف الذى منه كانت بعثته واما نبينا صلى الله عليه وسلم فقد استشعر من نفسه ان الله تعالى لم يقصد فى بعثته اللطف بهم فى الدنيا فقط بل اراده مع ذلك ان يكون معد الرحمة عامة يوم المعاد وقد

ہم بیان کر چکے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہیں آخرت میں اور شہادت آپ کی خواص سے ہے پس ان کے قلب میں الہام کیا گا کہ وہ اس دعا کو رکھ چھوڑیں واسطے قیامت کے تو خوب غور کر لو اس کو جو غور کرنے کا حق ہے

مشہد آخر و تحقیقات افاضہ

ہوئے میرے دل پر خلق و ایجاد کے علوم عموماً اور خلق کے علوم عالم خیالیہ میں خصوصاً اور یہ کہ اجتماع نقیضین اور اجتماع ضدین نفس الامر میں لیکن اس طرح سے کہ احد النقیضین ایک درگاہ میں ہو اور اس میں نہ ہو مگر یہ یقین کہ یو اور یوں ہی ہے یا دوسری نقیض ہو دوسری درگاہ میں اور اس میں نہ ہو مگر یہ امر کہ یوں نہیں ہے اور ہم بیان کرتے ہیں تم نے یہ علوم جس قدر ان کا بیان آسان ہے خلق جمع کرنا اجزاء مختلفہ کا ہے اور افاضہ ہے صورت مناسبہ کا ان اجزاء پر یہاں تک کہ وہ اجزاء ہو جائیں ایک شے واحد اور خلق کبھی ہوتی ہے عناصر سے تو جمع ہو جاتے ہیں اجزاء عناصر اور افاضہ ہوتی ہے ان کو وہ صورت جو مناسب عنصریت کے ہے

ذکرنا انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہید فی الاخرة والشهادة من خواصه فنفت فی روعه علیہ الصلوٰۃ والسلام ان یختبئ تلک الدعوة التی انما تنشأ من اللطف الذی هو منشاء النبوة لیوم المعاد فتدبر فی هذا السر حق التدبر مشہد آخر و تحقیقات فاض علی قلبی علوم الخلق والایجاد عموماً والخلق فی النشاة الخیالیة خصوصاً وانه یمکن اجتماع النقیضین والضدین فی نفس الامر لکن بان یکون احد النقیضین فی حضرة ولیس فیها الاجزم بان هذا هکذا او یکون آخر فی حضرة ولیس فیها لا الجزم بان هذا لیس هکذا ونحن نبین لک من هذه العلوم ما تیسر بیانہ الخلق جمع اجزاء مختلفة و افاضة صورة مناسبة علی هذه الاجزاء حتی تصیر شیئا واحدا و الخلق یکون تارة

کیفیت اور کمیت میں اور سب عرضوں میں تو وہ مخلوق انسان ہو جاتا ہے یا فرس اور خلق کبھی ہوتی ہے صور خیالیہ سے تو جمع ہو جاتی ہیں خیالات کہ تھی پرانگندہ و منتشر خیال میں یا تنگ تھے خیال میں حلول کر دیئے صورت واقعہ کے بیچ خیال کے خارج سے تو افاضہ ہوتی ہے ان پر وہ صورت جو مناسب ہے صور خیالیہ کو بیچ تبرد کے ایک وجہ سے اور آلودہ ہونے سے افادہ کے ساتھ ایک وجہ سے اور ہر خلق کسی عالم میں ہو اس عالم کے خارج سے اس عالم میں داخل نہیں ہوتی اس واسطے کہ یہ امر محال سے اس کو عقل قبول نہیں کرتی ضرور ہاں یہ بات ہے کہ ایک عالم محد ہے واسطے دوسرے عالم کے موجود ہے ایک عالم میں کہ محد ہو واسطے دوسرے عالم کے اور یہ امر ہے بسبب اس کی انتظام کی طبیعت کلیہ میں اور سرایت کرنی طبیعت کلیہ کی سب عالم میں برابر پس چاہیے کہ تیری نظر مجرد ہو عالم خیالیہ میں کہ وہاں بناتا ہے اور بگاڑتا ہے زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا اور تقریبات ہے واللہ کہ وہاں ایک نرالادن ہے تو بسا

لما هو من العناصر فتجتمع اجزاء العناصر ویفاض علیها صورة تناسب الصورة العنصرية فی کیفیات والکمیات وسائر الاعراض فیصیر المخلوق انسانا او فرسا وتارة لما هو من الصور الخیالیة فتجتمع خیالات كانت متشتتة فی الخیال او تكونت فیہ من الخیال الصور الواقعة فی الخیال من خارج فیفاض علیها صورة تناسب الصور الخیالیة فی التجرد من وجه والتلطح بالمادة من وجه وكل خلق فی ای نشاة كان فانه لا یدخل فی تلك النشاة شیء من خارج تلك النشاة لان ذلك محال لا یقبله الغفل ضرورة نعم نشاة تعد لنشاة اخرى وموجود فی نشاة یعد لموجود فی نشاة اخرى وذلك لانتظامهما جمیعا فی الطبیعة الكلية وسریانها فی النشأت علی السواء فینبغی ان تجرد تطرک الی النشاة الخیالیة فهناک بناء وهدم واحیاء واماة وتقریبات واللہ هنالك كل يوم

اوقات ارادہ الہیہ متعلق ہوتا ہے واسطے پیدا کرنے ایک شخص خیالی کے تو برا نگینہ ہوتی ہے واسطے اس کے قریب اور اس کے واسطے اجزا خیالیہ جمع ہوتے ہیں اور عجائب اسرار سے ایک خلق نب ہے بعد اس کے کہ نہ تھاپس ہوتا ہے ایک مرد اصل میں شریف اور شریف نہیں ہوتا نفس الامر میں ایک زمانہ میں اور یہ امر اس لئے ہے کہ اکثر اوقات ایک مرد اصل میں شریف نہیں ہوتا لیکن وہ پیدا ہوا ایسے زمانہ میں کہ اتصالات فلکیہ مقتضی ہیں اس کی بزرگی نسب کو اور میری رائے میں یہ ایک نوع امتزاج ہے زحل کا شمس سے اور مشتری سے اس حیثیت سے کہ زحل آئینہ ہو نور شمس و مشتری کا اس میں منعکس ہو تو اس وقت ہوگی اور خدا خوب جانتا ہے اس مولود بچہ میں بزرگی نسب دنیا کے اس کے سبب اور ہوئے وہ اتصالات ایسی حیثیت سے کہ محفوظ ہو اس کی صورت مفاضہ میں حکم اس اتصال کا جیسے محفوظ ہوتی ہے بچوں میں شکل والدین اور نشان والدین کے اور اس مرد میں شرافت موروثی نہیں

هو فی شان فریما يتعلق الارادة الالهية بتكوين شخص خیالی فیبعث له تقریب وجمع له اجزاء خیالیة ومن عجیب الاسرار خلق النسب بعد ما لم یکن فیکون الرجل شریفا فی نفس الامر ویكون لیس بشریف فی نفس الامر فی زمان واحد وذلك انه بمثال یکن الرجل شریفا فی الاصل ولكنه ولد فی زمان تقتضی الاتصالات الفلکیة یومئذ نباهة نسبه واری ان ذلک بنوع امتزاج زحل مع الشمس والمشتري بحيث یكون الرجل مرآة ونور الشمس والمشتري منعکسا فيه فحینئذ یكون والله اعلم فی هذا المولود براءة النسب والنباهة من اجله ویكون ذلک الاتصال بحيث ینحفظ فی صورة المفاضة حکم هذا اتصال كما یحفظ فی المولودات اشکال الوالدین ویخاطبطهما وهذا الرجل لیس له شرف

ہے تو حکم کیا جاتا ہے پہلے ملا اعلیٰ میں اس کے شریف ہو جانے کا پھر اس میں ہمیشہ یہ بات بڑھتی جاتی ہے جیسا تربیت کرتا ہے انسان اپنے بچہ کو پھر وہ بڑا ہو جاتا ہے ایسا کہ اس سے مترشح ہوتے ہیں الہام طرف ملا سافل کے اور انہیں عجائب اسرار سے ہے تو یا بنی آدم کے سوا کالمین کے تو جس وقت پہنچتا ہے انسان اپنی جوانی کو اور آتا ہے وہ اتصال جو مستعدی ہے اس کے ظہور نب اور بناہت شرافت کا تو نزول کرتا ہے یہ سر زمین میں تو نکلتی ہے حفاظت سے لوگوں کے یا بطون اور ارق سے ایسی کوئی وجہ کہ دلالت کرے اس کے شریف ہونے پر اگرچہ وہ مخالفت نفیس الامر میں ہو لیکن واقع ہوتی ہے وہاں شہادت کہ خیالات بنی آدم کے مطیع ہوتے ہیں اور اس پر جمع ہو جاتے ہیں کہ اس کو شریف کہیں اور بوجہ شرافت سے اس کی تعظیم کریں اور جس وقت ہوتا ہے یہ انسان اہل صلاح میں سے تو اکثر اوقات دیکھتا ہے خواب میں کہ وہ

موروث فیضی اولا فی الملاء
الاعلیٰ بصیرورثہ شریفا ثم لا
یزال فیہم نیمو هذا المعنی کما
یری الانسان فلوۃ فینموا حتی
یترشح منہ الہامات الی الملاء
السافل ومنہ ہم من بنی آدم
غیر الکمل بلغ الانسان اشدہ
وجاء اتصال یستدعی ظہور
نسبہ ونباہۃ امرہ فحینئذ یتنزل
هذا السر فی الارض فیخرج من
حفظ الناس او من بین بطون
الاوراق وجہ یدل علی کونہ
شریفا وان کان مخالفا لما فی
نفس الامر ولکن یقع ہنالک
شبهۃ فتنقادلہا خیالات بنی آدم
فیجتمعون علی نسیمتہ شریفا
وتعظیمہ من جہۃ الشرافۃ واذا
کان هذا الانسان من اہل
الصلاح فربما یری فی بعض
مناماتہ انہ شریف فتطمئن نفسہ
بذلک وکل من حفظ الامر الاول
وفکر انہ لیس شریف الا بمقل

اس سے اور جس کے حفاظت کے امر اول نے اور ذکر کیا گیا کہ وہ شریف نہیں ہے اس کے قول کا اعتبار نہیں ہوتا اور اس کو احاطہ کرتا ہے انکار ملاء سافل کا اور ہو جاتا ہے ایسا جیسے شریف نہیں ہے اور یہ سب باتیں خارج میں ایک کالبد ہیں اور تمثال ہیں واسطے رنگے جانے اس کے نفس کے شرافت، نسبہ کے رنگ سے اور واسطے شرافت نسبہ کے خارج ہیں نب ہے کہ مستند ہوتا ہے اس کی طرف یا یہ کہ امام ہودین میں یا بادشاہ ہودنیا میں پس متعین ہوتی ہے یہ استناد بمقتضائے وقت اور ہو جاتا ہے امر گویا سرے سے تھا ہی نہیں اور قیاس کر لے اس پر شرف جاتے رہنے کو کہ اللہ موجود کر دیتا ہے ایسے تقریبات عجیبہ کہ ان کی سبب لوگ بھول جاتے ہیں اس انسان کا شرف اور گم ہو جاتا ہے اس کے نفس سے رنگ شرافت نسبہ کا اور سب لوگ اس پر مجتمع ہو جاتے ہیں کہ وہ شریف نہیں اور لکھی جاتی ہے یہ بات ملاء سافل میں اور جو کوئی اسے شریف کہتا ہے منکر ہوتے ہیں اس سے گویا اس نے غیر شریف کو شریف کی طرف منسوب کیا اور ہمارا مقصود اس سے یہ نہیں کہ اجتماع نقیضین سے اس

منہ قوله بل احاطہ به انکارا الملاء السافل وکان کالذی بسبب الشریف بانہ لیس شریف وهذا کله فی الخارج شیع وتمثال لتلون نفسه بلون النباهة النسبية ولكل نباهة نسبية فی الخارج نسب تستند الیه اما الی امام فی الدین او ملک فی الدنیا فیتعین هذا الاستناد بحکم الوقت وبصیر الامر کانه غیر مؤتلف وقس علیہ اماتة الشرف فیبعث اللہ تقریبات عجیبہ ینسبون لها شرف هذا الانسان ویفقد من نفسه لون النباهة النسبية ویجتمع الناس علی انه لیس بشریف ویکتب ذلک فی الملاء السافل وکل من قال انه شریف انکر علیہ کالذی نسب غیر الشریف الی الشرف ولیس مقصودنا انه اجتماع النقیضان من قبل انه شریف من وجه لیس بشریف من

قبیل سے کہ ایک وجہ سے شریف ہے اور ایک وجہ سے شریف نہیں ہے اس لیے کہ ایک شے میں تناقض نہیں ہے بلکہ یہاں دو درگاہیں ہیں کہ ایک میں ہر وجہ سے شریف ہے اور دوسری میں ہر وجہ سے شریف نہیں واسطے دونوں خبروں کے مطابق ہے ان درگاہوں میں اور اسی باب سے ہے خلافت خلیفہ ظالم کی کہ ایک درگاہ میں خلافت ہے اور دوسری میں خلافت نہیں ہے اور اسی باب سے ہے تقارب زمانہ کا جس وقت قیامت قریب ہوگی کہ ہوگا ایک برس مانند ایک مہینے کے اور ہوگا ایک مہینہ مانند ایک جمعہ کے اور ہوگا ایک جمعہ مانند ایک روز کے اور یہ امر ہوگا واسطے منعقد ہونے صورت فنا اور عدم کے ملاء اعلیٰ میں تو افاضہ ہوگا اس کا رنگ عالم ناسوت میں پس ان کے خیال میں آئے گا کہ امز

ہے اور وہاں امتداد نہ ہوگا اور قیاسوں میں ظلل آجائے گا کوئی انسان قادر نہیں ہونے کا کہ ایک دن میں وہ کام کر لے جو پہلے ایک روز میں کر لیتا تھا اور یہ امر ہوگا بسبب تاثیر اس راز کے جو افاضہ ہوا ہے ملاء اعلیٰ سے بمنزلہ تاثیر وہم از ان کے لغزش میں اس کے چلنے کے اس تنہ

وجہ اذ لیس هذا من التناقض فی شئ بل هنالك حضرتان حضرة فيها انه شريف من كل وجه وحضرة فيها انه ليس بشريف من كل وجه فللمخبرين مطابق في تلك الحضرات ومن هذا الباب ان خلافة الخليفة الجائر خلافة في حضرة وليست خلافة في حضرة ومن هذا الباب تقارب الزمان اذا قربت القيامة فيكون السنة كالشهر والشهر كالجمعة والجمعة كالיום وذلك الانعقاد صورة الفناء والعدم في الملاء الاعلى فيفاض لون ذلك في الناسوت فيخيل اليهم انه امتداد وانه ليس هنالك امتداد ويختل المقاييس فلا يقدر انسان ان يصنع في يوم كان يصنعه من قبل في يوم وذلك التأثير هذا السر المفاض من الملاء الاعلى بمنزلة تأثير وهم الانسان في ذلك رجله من جذع بين جدارين ولم

درخت سے جو درمیان دو دیواروں کے ہو
 اگر یہی تنہ درخت زمین پر رکھا ہوتا تو ہرگز
 لغزش نہ ہوتی اس کے پاؤں کو اور واسطے
 اجتماع نفیضین کے بہت صورتیں ہیں
 کہ ہمارا کلام ان کو احاد نہیں کر سکتا اس
 وقف واللہ اعلم مشہد آخر افاضہ ہوئے
 مجھ پر اسرار معاد کے اور معاد کے اسرار
 میں سے ہے پہنانا اہل جنم کو کرتے
 روغنِ قطران کے اور اہل جنت کو پہنانا
 سندس و حریر کا اور اس لے سوا اور لباس
 فاخرہ کا اور اسی طرح اہل جنم کے منہ سیاہ
 ہونے اور اہل جنت کے تروتازہ ہونے
 اور سوا اس کے اسی ہی شکلیں جو ہم نے
 بیان کیں اور اس کا بیان دو مقدموں پر
 موقوف ہے ایک ان دو میں سے یہ ہے
 کہ نفس کے درمیان جس سے میری مراد
 وہ شے ہے جس سے جس و حیات ہے
 انسان میں اور جس کے نکلنے سے مر جاتا
 ہے اور بدن کے درمیان بڑا مضبوط
 امتزاج ہے خصوصاً بنی آدم میں جن کی
 فہم میں متبادر ہوتا ہے کہ روح ایک
 وصف ہے بد کا اور وہ ہی حیات ہے یا یہ
 کہ روح بدن میں ایسے ہے جیسے کوئلے میں
 آگ سو اس امتزاج کے واسطے ستمثل
 ہوئے ہیں اوصاف نفس کے بصورت

یکن لتزلق لو کان هذا الجذع
 موضوعا فی الارض والاجتماع
 النقیضین صور كثيرة لا یحیط
 بها کلامنا فی هذه الساعة واللہ
 اعلم مشہد آخر افیض علی
 اسرار من المبدع والمعاد فمن
 اسرار المعاد سر اللباس اهل
 الجہنم سرا بیل من قمطران
 واللباس اهل الجنة السندس
 والحریر وغیرهما من الالبسة
 الفاخرة وكذا سر سواد وجوه اهل
 النار ونضارة اهل الجنة وما یشا
 کل ما ذکرنا و بیان ذلک یتوقف
 علی مقدمتین احدیہما ان بین
 النفس اعنی التي بها الحس
 والحیوة فی الانسان وبخروجها
 یموت و بین البدن امتزاجا اکیدا
 لاسیما فی لکثر بنی آدم ممن
 یتبادر الی فہمہ ان الروح وصف
 للبدن وانہما حیوة اوانہما فی
 البدن کالنار فی الفحم ولہذا
 الامتزاج الاکید یتمثل اوصاف
 النفس بصورة اوصاف البدن فی

اوصاف بدن کے بیچ سونے کے اور دوسرا ان دونوں مقدموں سے یہ ہے کہ بعض حضرات عالم ناسوت میں متمثل ہوتی ہیں معنی بصورت ایک شے کے مانند متمثل ان کے عالم خیال مقید میں جیسا قصہ سیدنا داؤد علیہ السلام کا اور متمثل ہونا ملائکہ متخاصمین کا بیچ بھیروں کے مقابلہ ان کے معاملہ کے بعض آدمیوں سے ازواج میں اور بعد تمسید دونوں مقدموں کے ہم کہتے ہیں کہ کفر کا رنگ کافروں کی نفوس پر وہ ہی کرتے روغن قطران کے ہو جائیں گے اور روسیاهی بسبب تاثیر لعنت الہی کے اور ایمان کا رنگ اہل جنت کے نفوس پر وہی لطیف ریشمی کپڑے ہو جائیں گے اور تروتازگی ان کے چہروں کی بسبب عنایت الہی کے ہوگی میں نے دیکھا رویت روحانیہ میں اور اسرار مبداء سے یہ ہے کہ میں نے دیکھا وجود منبسط کو متلاشی حق میں دو جتوں سے ایک جت اس کے صادر ہونے کی ذات الہی سے اور ایک جت اس میں ظہور تجلی الہی کی ایسی حیثیت سے کہ سب جامع کو احاطہ کر لیا ہے تو جو ناطق ہوا اس بات سے کہ وجود منبسط وہ اللہ ہے تو یہی اس

المنامات وثانیہما ان بعض الحضرات فی عالم الناسوت يتمثل هنالك معنی بصورة شئ كتمثله بها فی عالم الخيال المقيد كقصه سيدنا داؤد عليه السلام وما تمثلت له الملائكة متخاصمین فی النعاج حذو معاملته مع بعض الناس فی الازواج وبعض تمهيد المقتدمتين نقول صبغ الكفر علی نفوسهم هو الذی يصير سرايل من قطران وسودا فی الوجه بسبب تأثير اللعنة الالهية وصبغ الايمان علی نفوسهم هو الذی يصير سندسا ونضارة فی الوجه بسبب عناية الله بهم رایت ذلك رؤية روحانية ومن اسرار المبداء ان رایت الوجود المنبسط متلاشیا فی الحق من جہتین جهة صدورہ من الذات الالهية وجهة ظہور تجلی الہی فیہ بحيث احاطہ بمجامعہ فمن نطق بان الوجود المنبسط هو الله فهذا مغراه

کی غفلت گاہ ہے لیکن نظر دقیق حکم کرتی ہے کہ ذات واجب سے صادر ہوئے شیون ساتھ اس شے کے جو مبداء اول میں ہے پھر صادر ہوا وجود منبسط اور وہ فعلیت اور خارج ہے پھر ظاہر ہوئی خارج میں ایک شان کے بعد شان اوپر اس ترتیب کے جو مشہد آخر مجھ پر افاضہ ہوئے طریق ظہور کرامات کے اسرار عجیبہ جاننا چاہیے کہ کرامات نہیں براہِ گنجتہ ہوتی مگر اس قوت سے جو نفس ناطقہ میں ہے پس جس وقت سازگار ہوتی ہے ملاءِ اعلیٰ سے اور اس کی ہمت ملاصق ہوتی ہے شخص اکبر کی قوت عازمہ سے تو ہوجاتی ہے بمنزلہ اسمان کے بہ نسبت اس قوت عازمہ کے تو منقلب ہوجاتی ہے صورت مطلوبہ وہاں عزمِ قطعی سے اولیاء کے یہاں دو حدیں ہیں ان دو میں سے ایک حد ادنیٰ خطرہ اور ادنیٰ استحسان ہے متصل ساتھ عازمہ کے اور دوسری حد بیان ہمت یہاں قویہ منبعثہ ہے صلب نفس سے کہ وہ مسترہ ہے نفس پر اوقات کثیرہ میں جو اس سے متصل اور درِ یمان دونوں طرفوں کے بہت سے مراتب ہیں اور اوقات

لکن النظر الدقیق یحکم ان الذات الواجبة صدر منها الشیون بما هی فی المبداع الاول ثم صدر الوجود المنبسط وهو الفعلية والخارج ثم ظهر هنالك فی الخارج شأن بعد شأن علی الترتیب مکنون مشہد آخر فاض علی اسرار عجیبة فی طریق ظهور الکرامات اعلم ان الکرامات لا تنبعث الا من قوة فی النفس الناطقة فاذا عدت من الملاء الاعلی والصقت همتها بالقوة العازمة من الشخص الاکبر صارت بمنزلة الاستحسان بالنسبة الی تلك العازمة فتقلب الصورة المطلوبة هنالك عرفا خاتما والاولیاء هنالك حدان احدهما حد یکون هنالك ادنی خطرة وادنی استحسان متصلا بالعازمة وثانیها حد یکون هنالك الهمة القویة المنبعثة من صلب النفس المستمرة علی النفس فی اوقات کثیرة هی

وقت اور مقام کے اور یہ طبقہ اعلیٰ ہے
مختص ساتھ کمال مطلق کے پس ہوتا ہے
اشراف اور قبولیت دعا اور زیادتی طعام
و آب موافق مقتضیات اور معدات کے
اس ساعت اور اش پر قیاس کر لو چشمہ علم
کا جو جاری ہے ناموس سے اور جو منعقد
ہے ملاہ اعلیٰ میں اہل زمین کے خیر کے
ارادہ سے پس وہ متصل ہے ان کے قلب
مقدس سے ہمیشہ لیکن اس کی صورتیں
متفرق ہیں بحسب اوقات و اوضاع کے اور
ہیئت نفس کے اور کبھی غارج ہوتا ہے
بصورت امام قلب کے اور کبھی متمثل
ہوتا ہے فرشتہ اور کبھی خواب میں افاضہ
برکت کا اور کبھی قیام میں اور بعضے ایسے
ہوتے ہیں کہ داعیہ سفلیہ باعث ہوتا ہے
اور یہ مقامات کاملین سے نہیں ہے انہیں
یوں کہا جائے کہ واسطے تمام کرنے معنی
جامعیت کے اور اسی کی طرف اشارہ ہے
ان کے اس قول مشہورہ میں کہ ان
العارف لا ہمتہ کہ پھر جب ولی پہنچتا ہے
قوت عازمہ کی اس حد کو تو پہنچایا جاتا ہے
اس کو خلعت قطبیت کا مشہد میں سویداہ
فی مشہد

المقام والوقت و هذه هي الطبقة
العلیاء المختصة بالكمال المطلق
فیصیر اشرفا واستجابة دعاء
وتكثیر طعام وشراب بحسب
المقتضیات والمعدات ساعتئذ
وقس على ذلك شرحة العلم
منجسة من الناموس المنعقد فی
الملاء الاعلی ارادة للخیر باهل
الارض فهی متصلة بقلبه
المقدس دائما الا انه بتصور
بصور شیء بحسب الاوقات
والاوضاع و هیات النفس فیخرج
بصورة النفث والروع مرة وتمثل
الملك اخرى وافاضة بركة فی
الروية تارة ومناما اخرى ومنهم
من یكون الداعیة السفلیة هی
الباعثة فیہ ولیس ذلك من
مقامات الكمل اللهم الا اتماما
لمعنی الجامعية والیه الاشارة
فی مقاتلهم المشهورة ان
العارف لا همة له ثم ان الولی
اذا بلغ هذا المبلغ من القوة
العازمة خلع علیه خلعة الطیبة
فی مشہد

ہے وہ لوگوں کے واسطے پناہ کی جائے اور لوگوں کا مرجع اور جامع ان کے تفرقوں کا اور میری رائے میں نہیں ہے واجب ہونا واسطے ایک شخص کے اس مرتبہ کا بلکہ اکثر اوقات اس کے رتبے کو پہنچتے ہیں دو اور تین اور اس کے سوا بھی اور حضرت ہر واحد کے ساتھ ایسی ہوتی ہے گویا کہ وہ اس میں متفرد ہے مثال اس کی ایسی ہے جیسے انسان کہ ہر فرد بشر متفرد ہے انسان ہونے میں بغیر مزاحمت کے اگرچہ ہیں ہزاروں اور جس شخص نے گمان کیا متفرد ہونا اس رتبہ کا اشارہ کرتا ہے اس سر کی طرف جو غیر ہے اور جس کی طرف میں نے اشارہ کیا یا وہ سیدھا بچے اس انفراد ہیں اور اس حمل کیا کرتے غیر محل پر اور الحمد للہ کے ان سب مقاموں سے جو میں نے بیان کئے ہیں مجھ کو جام لبریز پلایا ہے۔

مشہد آخر میں نے دیکھا خواب میں کہ قائم الزمان ہوں اس سے میری مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب ارادہ کیا کسی شے کا نظام خیر سے تو مخلوق کو مانند اعضا کے واسطے اتمام اپنی مراد کے اور میں نے دیکھا کہ کفر کا بادشاہ غالب آگیا مسلمانوں کے شہروں پر اور ان کا مال لوٹ لیا اور

الشخص الاکبر فصار ملاذا للناس وما بالهم وجامعا لشملهم ولست اری وجوب تفرد شخص بهذا الامر بل ربما یصل الیه اثنان وثلاثة وفوق ذلک ایضا والحضرة مع کل واحد کانه المتفرد بها مثل ذلک مثل الانسان کل فرد من البشر منفرد به من غیر مزاحمة وان کانوا الوفا ومن زعم انفراد شخص بذلک فاما یشیر الی سر غیر ما اشرت الیه وبعرج علی هذا الانفراد الذی وکدته ویحمله علی غیر یحمله والحمد للہ الذی سقانی کاسادهاقا من کل هذه القامات التی اشرت الیها۔

مشہد آخر رائیتی فی الصنام قائم الزمان اعنی بذلک ان اللہ اذا اراد شینا من نظام الخیر جعلنی کالجراحة لاتمام مراده ورأبت ان ملک الکفار قد استولی علی بلاد المسلمین ونهب اموالهم وسبا ذریاتهم واطهر فی بلادہم

واحوال واسباب کے واسطے خواص ہیں
 پھر اولیاء اس میں دو قسم ہیں ایک وہ ہیں
 کہ ان کی ہمت نفس ان کے نزدیک
 متمثل ہے اور وہ دیکھتے ہیں کہ آثار اس
 سے صادر ہوتے ہیں اور ایک وہ ہیں جن
 کی ہمت غیر متمثل ہوتی ہے بلکہ مصحح
 ہوتی ہے خاطر یا خیال میں یا لفظ میں تو وہ
 نہیں پاتی اس کے واسطے توجہ اور مائل
 ہوتی ہے کسی وقت ساتھ تدبیر حق کے
 اور اس کی رحمت کے تو صادر ہوتی ہیں
 ان سے آثار اور اول قسم کے اولیاء اکثر
 ہند و خراسان اور ان کے قرب میں ہیں اور
 دوسری قسم کے ہیں حجاز و یمن اور اس
 کے نواحی میں پھر اولیاء کے واسطے وقت
 ہیں ان میں سے وہ ہے کہ جس میں ارادہ
 صرف ہو کہ اس کو مزاحم نہ ہو بعید جاننا یا
 مخالف سمجھنا سنت اللہ کا کہ مقصود میں
 سریع تاثیر ہو کیونکہ جب خطرہ آیا اس
 کے دل میں استعباد کا یا مخالف عادت اللہ
 کا تو قلب رک جاتا ہے جیسے حیا کے
 آجانے سے اور شرمندہ ہونے سے اور یہ
 سر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا
 واسطے ابورافع کے جب اس سے طلب کیا

المتصلة بها وبين الطرفين مراتب
 كثيرة وللأوقات والأحوال
 والأسباب خواص ثم الأولياء في
 ذلك على قسمين منهم من
 يكون همته النفس متمثلة عنده
 ويرى الآثار وتصدر منها ومنهم
 من يكون همته غير متمثلة بل
 مضمحلة في خاطر أو خیال أو
 لفظ فلا يجد لذلك بالاً
 ويصادف وقتاً بتدبير الحق
 ورحمة به فيصد منها آثار
 والاول اكثر في الهند وخراسان
 وما يليها والثاني اكثر في
 الحجاز واليمن وما يليها ثم
 الاولياء اوقات منها ما يكون
 فيه الارادة الصرفة من غير
 مزاحمة استبعاد او مخالفة سنة
 الله انجع في المقصود فاذا
 اخطأ في قلبه فاطر استبعاد او
 مخالفة سنة الله لنكحت كما
 ترى عند عروض الحياء والخجل
 وهذا سر قوله صلى الله عليه
 وسلم لابي رافع لما طلب منه

میں علالت کفر ظاہر کئے اور علالت اسلام کھود دیئے العیاذ باللہ اور خدا کا بڑا غضب ہے اہل زمین پر اور میں نے دیکھی اس غضب کی صورت مسمثل ملاہ اعلیٰ میں پھر مترشح ہوا غضب میری طرف تو میں البت غضبناک ہوا بسبب ڈرے جانے کے اس درگاہ سے میری نفس میں نہ اس جہت سے کہ وہ رجوع ہے طرف اس عالم کے اور میں اس وقت لوگوں کے جم غفیر میں ہوں کہ ان میں روم اور اذبک اور عرب سب میں بعضے اونٹوں پر سوار ہیں اور بعضے گھوڑوں پر اور بعضے پیادہ ہیں اور قریب اس کے جو میں نے دیکھا مشابہ ان کے ہیں حاجی لوگ دن عرفہ کے اور میں نے دیکھا کہ وہ سب غضبناک ہیں میرے غضبناک ہونے سے اور مجھ سے کہتے ہیں کہ کیا حکم ہے اللہ کا اس وقت میں نے کہا ہر انتظام کے دور کرنے کا انہوں نے کہا کب تک میں نے کہا کہ جب تک کہ تم دیکھو میرا غضب ساکت ہو گیا پھر وہ آپس میں قتال کرنے لگے اور اونٹوں کے منہ پر مارنے لگے تو قتل ہوئے ان میں سے بہت اور ان کے بہت اونٹوں کے سر ٹوٹے پھر بڑھا آگے ایک شہر کی طرف جو اس کے ویران کرنے اور اس کے لوگوں کو قتل کرنے کے لئے اور

الکفر وابطل شعائر الاسلام والعیاذ باللہ فغضب اللہ تعالیٰ علی اهل الارض غضبا شديدا ورايت صورة هذا الغضب متمثلة في الملأ الاعلى ثم ترشح الغضب الى فرايتني غضبانا من جهة نفث من تلك الحضرة في نفسي لا من جهة ما يرجع الى هذا العالم وانا ساعنتذ في جم غفير من الناس منهم الروم ومنهم الازابكة ومنهم العرب بعضهم ركبان الابل وبعضهم فرسان وبعضهم مشاة على اقدمهم واقرب ما رايت شيها بهولاء الحجاج يوم عرفة ورايتهم غضبوا بغضبي وسالوني ماذا حكم الله في هذه الساعة قلت فك كل نظام قالوا الى متى قلت الى ان تروني قد سكت غضبي فجعلوا يتقاتلون بينهم ويضربون وجوه ابلهم فقتل منهم كثير وانكسرت رؤس ابلهم وشفاهاها ثم اني فقدمت الى بلدة اخوبها واقتل اهلها فتبعوني في ذلك وكذلك خوبنا بلدة بعدة

انہوں نے پیروی اور تابعداری کی میری اس امر میں اور اسی طرح خراب کیا ہم نے ایک شہر کے بعد ایک شہر یہاں تک کہ ہم پہنچے اجمیر اور وہاں کفار کو قتل کیا اور ان سے چھڑایا ہم نے اس کو اور غلام بنا لیا ہم نے کفار کے بادشاہ کو پھر میں نے دیکھا کہ بادشاہ کفار جارہا ہے بادشاہ اسلام کے ساتھ مسلمانوں کے گروہ میں پھر حکم دیا بادشاہ اسلام نے اسی اثناء میں اس کے فوج کرنے کا تو پکڑ لیا اس کو لوگوں نے اور گرا دیا اس کو اور فوج کڑا لا پھر سے پھر جب دیکھا میں نے کہ خون اچھل رہا ہے اس کی رگوں سے میں نے کہا اب رحمت نازل ہوئی اور میں نے رحمت و سکینہ کو دیکھا کہ شامل ہوئے ان مسلمانوں سے جنہوں نے جہاد کیا اور وہ ہو گئے رحمت کئے گئے پھر کھڑا ہوا ایک مرید اور محمد سے سوال کیا اور مسلمانوں کا جنہوں نے آپس میں قتال کیا تو میں نے توقف کیا جواب میں اور نہ بیان کیا یہ میں نے دیکھا شب جمعہ کو اکیسویں ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۴۳ کو۔ مشہد آخر اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ حقیقت بالحقائق وحدت ہے اس میں کثرت نہیں ہے اور اس کے واسطے تنزلات ضرور ہیں کہ کثرت ظاہر ہو اور اس کے احکام و خواص کے مراتب متعین ہوں اور اس وحدت کی حرکت اس کی

بلدة حتى وصلنا الاجمير وقتلنا هنالك الكفار واستخلصناها منهم وسبينا ملك الكفار ثم رايت ملك الكفار يماشى مع ملك الاسلام فى نفر من المسلمين فامر ملك الاسلام فى اثناء ذلك بذبحه قبضش به القوم وصرعوه وذبحوه بسكين فلما رأيت الدم يخرج من اوداجه متدفقا قلت الآن نزلت الرحمة ورأيت الرحمة والسكينة شملت من باشر القتال من المسلمين وصاروا مرحومين فقام الى رجل وسألنى عن المسلمين اقتتلوا فيما بينهم فتوقفت عن الجواب ولم اصرح رايت ذلك ليلة الجمعة الحادية والعشرين من ذى القعدة سنة ۱۱۴۳ مشهد آخر لا شبهة فى ان حقيقة الحقائق وحدة لاكثره فيها وانه لا بد لها من تنزلات لتظهر الكثرات وتتعين المراتب باحكامها وخواصها وان حركتها من صرافة وحدتها الى آخر المراتب تدريجية وان لاغية لها

صرافت وحدت سے آخر مراتب تک
تدریج ہے اور اس کی کچھ نہایت نہیں مگر
نفس ظہور کمال اس وحدت کا اور اس
مدت کے واسطے وقت اس کے حرکت
لنفسہا کے طرف مراتب کثرات کے
حب مقدس اعلیٰ ہے جسے ارادہ اختیار کرتی
ہے یہ ایک قوم اور اسے لہجہ طبعی
کہتے ہیں اور یہ حب بسیط ہے اپنے اول
امر میں پھر اس کا دائرہ وسیع ہوتا گیا آہستہ
آہستہ مقابلہ وسعت کثرت کے اس
واسطے کہ ہر مرتبہ کے واسطے ایک خاص
ہے حب خاص کا یہ کہ وہ سبب ہے اس
کے بروز ظہور کا اور تحقیق بساط اولیٰ میں
نہیں خالی ان جمیع محبات سے جو بعد میں
ظاہر ہوئیں لیکن وہ اس میں مندرج نہیں پھر
ظاہر ہو گئیں اور پوشیدہ پھر ظاہر ہو گئیں
پس یہ ایسے اصول ہیں کہ اس میں کچھ
شک نہ کرنا چاہیے جس شخص کو ادنیٰ بھی
سمجھ ہو اور ہمارے واسطے اس کے ایک
اور مشہد ہے کہ مشاہدہ کیا ہے ہم نے یہ
کہ اندماج جمیع مراتب کا اس بساط میں
حد واحد پر نہیں ہے بلکہ یہاں حب خاص
ہے مندرج اس حب بسیط میں وہ بمنزلہ
ظاہر بارز موجود بالفعل کے ہے اور ایک
حب دوسری ہے وہ مانند قوت قریب یا
بعیدہ کے ہے اور یہ حب ظاہر اس سے

الانفس ظہور کمال تلک الوحدة
وان لها عند حرکتها لنفسها الى
مراتب الکثرات حب مقدس
اعلى من الارادة الاختيارية التي
يقول بها قوم والایجاب الطبيعي
الذي يقول به آخرون وان هذا
الحب بسیط فی اول امره ثم انه
یتسع دائرتها شيئا فشيئا بازاء
اتساع الكثرة اذ لكل مرتبة
خاصة حب خاص كان سببا
لبروزها وانه فی بساطته الاولى
لم يكن خاليا عن جميع
المحبات التي ظهرت من بعد
لكنها كانت مندمجة فظهرت
وكامنت فبرزت فهذه اصول لا
ينبغي ان يشك فيها من له
ادنى بال ولنا بعد هذه مشهد
آخر فشاهدنا ان اندماج جميع
المراتب فی تلک البسطة ليس
على حد واحد بل هنالك حب
خاص مندمج فی ذلک الحب
البسيط هو بمنزلة الظاهر البارز
الموجود بالفعل وحب آخر هو
كالشيء بالقوة القريبة او البعيدة
وهذا الحب الظاهر منه حب

ایسی حب ہے کہ متعلق ظہور نشاء کلیہ کے
اولا اور بالذات اور یہاں اس منشاء کے افراد
کا کچھ ذکر نہیں پھر جب آیا وقت ظہور
افراد اس نشاء کا ہوئی حب ظہور افراد اپنی
تفصیلوں سمیت بارز ظاہر اور اس سے
ہے جو علاقہ رکھتی ہے ظہور فرد سے اس
نشاء سے کہ ہووے فرد تشخص فی المثال اور
ایک فرد منتشر کہ صادق آئی کشیرین پر
علی سبیل البدل عالم ناسوت میں اس طرح
کہ ہووے قائم اس مرکز میں ایک شخص
پھر بعد اس کے دوسرا شخص اور اسی طرح
اور پھر حب متعلق ظہور فرد کے ساتھ اس
معنی کے یا یہ کہ قصد کیا جاوے اس سے
تدبیر الہی کے ظہور کا جو متعلق ہے ساتھ
اس نشاء کے یا نہ ہوا دور مانند اس کے
جب متعلق ہوئے جب ساتھ ظہور نشاء
کلیہ کے پھر منفسر ہوئی یہ حب اپنی ظہور
کے وقت طرف افراد اور اشخاص کے پھر یا
یہ کہ منفسر ہوئے ساتھ قصد ظہور تدبیر
الہی کے یا نہ ہو مقصود مگر نفس وجود اس
نوع کا کمال سے یہ ہم نے مشاہدہ کیا اور
ہم نے مشاہدہ کیا کہ نشاء انسانیہ تابع
نہیں نشاء حیوانیہ کے فقط بلکہ اس کے
مقابل حب خاص ہے کہ اول امر میں ظاہر
ہوئی اور اسی طرح نشاء حیوانیہ تابع نہیں

یتعلق بظہور نشاء کلیة اولا
وبالذات وليس هنالك ذكر
لافراد تلك النشاء ثم اذا جاء
وقت ظهور افراد تلك النشاء
صار حب ظهور الافراد
بتفاصيلها بازرا ظاهرا ومبنا حب
يتعلق بظهور فرد من نشاء يكون
فردا متشخصا في المثال وفردا
منتشرا يصدق على كثيرين على
سبيل البدل في الناسوت بان
يكون القائم في ذلك المركز
شخص ثم من بعده شخص آخر
وهلم جرائم الحب المتعلق
بظهور فرد بهذا المعنى اما ان
يقصد به ظهور تدبير الهی
متعلق بتلك النشاء اولا
وكذلك اذا تعلق الحب بظهور
نشاء کلیة ثم انفسر ذلك الحب
عند ظهورها الى افراد
واشخاص فاما ان ينفسر بقصد
ظهور تدبیری الهی ولا يكون
المقصود الانفس وجود هذا
النوع من الكمال شاهدنا ذلك
وشاهدنا ان النشاء الانسانية
ليست تابعة للنشاء الحيوانية

نشاء نامویہ کے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ حب متعلق ظہور فرد کے اگر ہے اول امر میں تو ہوگی یہ مراد جامع جمیع نشاءات الہیہ کے اور کونیہ کے پس اگر ہے اس سے قصد تدبیر نشاء کا تو وہ فرد نبی ہے مانند حقیقت نبویہ کے جو متمثل تھے عالم مثال میں اور وہ ہی نبی بالاصالت ہے اور ہمیشہ عالم ناسوت میں اس کے مثال ظاہر ہوتی ہے ایک بعد دوسرے کے یہاں تک کہ پائے گئے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس پورے ہو گئے ان سے احکام اس مرتبہ کے اور اگر قصد نہ کی جاوے اس سے تدبیر نشاء کی بلکہ قصد کیا جاوے نفس تحقق اس وجہ کا کمال سے تو وہ ایسا فرد ہے کہ نبی نہیں اور جس وقت متعلق ہوئے حب ظہور نشاء کلیہ کے پھر جب آیا وقت ظہور اس کے افراد کا متعلق ہوئی حب ثانی ظہور فرد کے پس اگر قصد کیا جاوے اس سے تدبیر نشاء کا تو وہ ایک نبی ہے انبیاء میں سے اور نہیں وہ فرد جامع اور جو یہ قصد نہ کیا جاوے اس وقت بلکہ محض ظہور کمالات کا کہ جن میں غالب تغلب فيها القوى الہیہ علی

فقط بل بازائها حب خاص ظہور فی اول الامر وكذلك النشاء الحيوانية ليست تابعة لنشاء النامويه وشاهدنا ان الحب المتعلق بظهور فرد اذا كان فی اول الامر يكون هذا المراد فردا جامعا لجميع النشاء الہیة والكونية فان كان قصدية تدبیر نشاء فهو الفرد النبى كالحقیقة النبوية التي كانت متمثلة فی عالم المثال وهو النبى بالاصالة وما زال فی عالم الناسوت يظهر لها مثال بعد مثال حتى وجد سيدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فکملت باحکام تلك المرتبة وان لم يقصد به تدبیر نشاء بل انما قصد نفس تحقق هذا الوجه من الكمال فهو الفرد الذى ليس بتبعی واذا تعلق الحب بظهور نشاء کلیة ثم لما جاء وقت ظهور افرادها تعلق الحب ثانيا بظهور فرد فان كان قصد به حينئذ تدبیر نشاء فهو نبى من الانبياء وليس فی الفرد الجامع وان لم يقصد به حينئذ ذلك بل محض ظهور کمالات تغلب فيها القوى الہیہ علی

القوى الكونية فهو الولي الفاني
الباقى وربما لا يتعلق الحب فى
اول الامر ولا عند ظهور افراد
النشأة الكلية بظهور فرد بل انما
يتعلق عند ظهور افراد فى
الناسوت وحينئذ ان كان قصد به
تدبير ملته فهو وارث الانبياء او
غير ذلك فهو وارث الملاء
اعلى او لم يقصد الا كونه راشدا
فقط فهو وارث الاولياء فهذه
معرفة عامضة عض عليه
بنواجذك ثم اعلم ان للفرد
احكاما لا توجد لغيره منها انه
ليس له مستقر من اول ما
سافرت النقطة الحبية الى ان
تعود لما منه سافرت انما كل
نشأة له مستودع وسيره فيها
اسرع من سير السهم اذا نقد من
القوس حتى يبلغ الى انتهاء فلا
يتعلق بذيله شئ من قدر الشاة
بخلاف غيره اللهم الا ما كان
فى حكمة الله ان النشأة
المتاخرة تستمد من النشأة
المتقدمة ضرورة ومنها انه يرزق
المحبة التي هي حقيقة النقطة

فانی باقی ہے اور بسا اوقات حب اول امر میں متعلق نہیں ہوتے اور نہ وقت ظہور افراد انشاء کلیہ کے ساتھ ظہور فرد کی بلکہ وہ حب متعلق ہے وقت ظہور افراد کے بیچ عالم ناسوت کے اور اس وقت اگر اس سے قصد کیا جاوے تدبیر ملت تو وہ وارث الانبیاء ہے یا اس کے سوا پس وہ وارث ملأ علی کا ہے یا نہ قصد کیا جاوے مگر اس کا راشد ہونا فقط تو وارث اولیا ہے پس یہ معرفت بست عامض ہے اس کو خوب مضبوط ڈارھوں سے پکڑو پھر یہ جان کہ فرد کے واسطے احکام ہیں اس کے غیر میں نہیں پائے جاتے بعض ان میں سے یہ ہے کہ اس کے واسطے کوئی قیامگاہ نہیں اول سے جب سے سفر کیا نقطہ جمیہ نے جب تک کہ وہ عود کرے واسطے اس شے کے جس کے واسطے سفر کیا تھا بیشک ہر نشاء کے لئے پناہ گاہ ہے اور سیر اس کے بیچ اس کے تیز تر ہے تیر سے جس قوت وہ نکلے کمان سے یہاں تک کہ پہنچے اپنی منتہا کو پس اس کے دامن میں کوئی شے نخواست و آلودگی نشات سے نہیں لگتی بخلاف اس کے غیر کے الہی مگر یہ بات ہے کہ اللہ کی حکمت میں ہو کہ نشاء متاخر مدد چاہے نشاء متقدم سے ازروئے ضرورت کے اور بعض ان میں سے یہ ہے

© rasailoja

شاہ ولی اللہ اکیڈمی

اغراض و مقاصد

- (۱) شاہ ولی اللہ کی تصنیفات اُن کی اصلی زبانوں میں اور اُن کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع کرنا۔
- (۲) شاہ ولی اللہ کی تعلیمات اور اُن کے فلسفہ و حکمت کے مختلف پہلوؤں پر عام فہم کتابیں لکھوانا اور اُن کی طباعت و اشاعت کا انتظام کرنا۔
- (۳) اسلامی علوم اور بالخصوص وہ اسلامی علوم جن کا شاہ ولی اللہ اور اُن کے مکتب فکر سے تعلق ہے اُن پر جو کتابیں دستیاب ہو سکتی ہیں انہیں جمع کرنا، تاکہ شاہ صاحب اور اُن کی فکری و اجتماعی تحریک پر کام کرنے کے لئے اکیڈمی ایک علمی مرکز بن سکے۔
- (۴) تحریک ولی اللہ ہی سے منسلک مشہور اصحاب علم کی تصنیفات شائع کرنا، اور اُن پر دوسرے اہل قلم سے کتابیں لکھوانا اور اُن کی اشاعت کا انتظام کرنا۔
- (۵) شاہ ولی اللہ اور اُن کے مکتب فکر کی تصنیفات پر تحقیقی کام کرنے کے لئے علمی مرکز قائم کرنا۔
- (۶) حکمت ولی اللہ ہی اور اُس کے اصول و مقاصد کی نشر و اشاعت کے لئے مختلف زبانوں میں رسائل کا اجراء۔
- (۷) شاہ ولی اللہ کے فلسفہ و حکمت کی نشر و اشاعت اور اُن کے سلسلے جو مقاصد تھے انہیں فروغ دینے کی غرض سے ایسے موضوعات پر جن سے شاہ ولی اللہ کا خصوصی تعلق ہے، دوسرے مصنفوں کی کتابیں شائع کرنا۔